Semester Spring 2021

کلاس میٹرک

کورس کوڈ 242

رحمت عالم ﷺ

Assignment

NO. 2

Assignment Due Date

30-08-2021

STUDIO-9

AIOU STUDIO 9

www.daniyalstudio9.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

فارم برائے امتحانی مشق (پرت)

حل شدہ امتحانی مشق کے ساتھ مقررہ تاریخ سے پہلے اس فارم کے 3 پرت اپنے ٹیوٹر کو ارسال کریں۔

یہ حصہ طالب علم پُر کریں

نام طالب علم ____________________ نام ٹیوٹر ____________________

رول نمبر ____________________ مکمل پتہ (ٹیوٹر کا) ____________________

مکمل پتہ (طالب علم کا) ____________________ ____________________

____________________ ____________________

____________________ ٹیوٹر لسٹ کے لیے si.aiou.edu.pk سائٹ وزٹ کریں۔

کورس کا نام ____________________

کورس کوڈ نمبر __________ مشق نمبر __________ سمسٹر بہار 2021

(نیچے دونوں تاریخیں طالب علم ضرور پر کریں۔)

مقررہ تاریخ __________ روانگی کی تاریخ __________ طالب علم کے دستخط __________

یہ حصہ ٹیوٹر پُر کریں

نام مطالعاتی مرکز ____________________ ضلع ____________________

امتحانی مشق وصول کرنے کی تاریخ ____________________

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15
حاصل کردہ نمبر															

ٹیوٹر کی رائے ____________________

____

____

دستخط ____________________

تاریخ واپسی ____________________

حاصل کردہ نمبر	
کل نمبر	

نوٹ: اس فارم کی فوٹو کاپی بھی استعمال ہو سکتی ہے۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

کورس:	سیرت طیبہ	سطح:	میٹرک
کورس کوڈ:	242	سمسٹر:	بہار 2021
اسائنمنٹ نمبر:	2	سبجیکٹ ٹوٹل اسائنمنٹ:	2

جن طلبہ کی کتابیں نہیں آ رہی ہیں اور قریبی مارکیٹ سے بھی نہیں مل رہی ہیں۔ وہ طلبہ **Studio 9** کی سروس کے ذریعے اسائنمنٹ اور امتحانات کی تیاری کے لیے کی بک حاصل کر سکتے ہیں۔ کتب کی **Printed** کی قیمت کے علاوہ مزید ڈاک خرچہ **150** روپے ادا کر کے آرڈر کروا سکتے ہیں۔ واٹس ایپ **0309-6696159**

امتحانی مشق نمبر 2

سوال نمبر 1: عرب قبائل کلاب، عضل اور قارہ نے مسلمان مبلغین کو بے دردی سے قتل کیا۔ تفصیلاً تحریر کریں۔

صحیح بخاری میں مروی ہے کہ حضرت خبیبؓ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے پھانسی سے پہلے دو رکعت نفلی نماز پڑھنے کا طریقہ شروع کیا تھا۔ یہ صحابیؓ کون تھے اور انہیں کفار نے کیوں پھانسی دی، اس بارے میں احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ۴ ھ کے ماہ صفر میں عضل اور قارہ قبیلہ کے کچھ لوگ سرکار دوعالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ آپ ﷺ ان کے ہمراہ کچھ لوگوں کو دین سکھانے اور قرآن پڑھانے کے لیے روانہ فرمادیں۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے دس افراد کو انکے ساتھ روانہ فرمایا۔ جب یہ لوگ رابغ اور جدہ کے درمیان قبیلہ ہذیل کے رجیع نامی ایک چشمے پر پہنچے تو عضل اور قارہ کے مذکورہ افراد نے شرارت کی اور قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ بنو لحیان کو ان پر حملہ کے لئے اکسایا۔ بنو لحیان کے سو اندازوں نے تیروں کی بوچھاڑ سے سات افراد کو شہید اور صرف تین صحابہ حضرت خبیبؓ، زید بن دثنہؓ اور ایک صحابیؓ کو قید کرلیا، بد عہدوں نے بعد ازاں باقی دونوں صحابہؓ کو بھی شہید کردیا جبکہ حضرت خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کو مکہ لے جا کر بیچ دیا۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

حضرت خبیبؓ کچھ عرصہ اہل مکہ کی قید میں رہے۔اس دوران اللہ کی رحمت سے انہیں انگور کھلائے گئے جبکہ یہ انگوروں کا موسم بھی نہیں تھا۔ بنت حارث بن نوفل کا بیان ہے "میں نے خبیبؓ سے اچھا کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ میں نے ایک روز دیکھا کہ وہ انگور کا خوشہ کھا رہے ہیں حالانکہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں کہیں انگور نہ تھا تو یہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا تھا۔

اس واقعہ کے بعد قریش مکہ نے ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ اور انہیں حرم سے باہر تنعیم میں لے گئے۔ جب سولی پر چڑھانا چاہا تو حضرت خبیبؓ نے فرمایا" مجھے چھوڑ دو، ذرا دو رکعت نماز پڑھ لوں"

مشرکین نے چھوڑ دیا اور آپؓ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ جب سلام پھیر چکے تو فرمایا" واللہ! اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں گھبراہٹ کی وجہ سے کر رہا ہوں تو میں کچھ اور طول دیتا"

اس کے بعد فرمایا" اے اللہ! انہیں ایک ایک کر کے گن لے، پھر بکھیر کر مارنا۔ اور ان میں سے کسی ایک کو باقی نہ چھوڑنا" اور بعد میں انکی دعا رنگ لائی۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے آقا دوجہاں ﷺ سے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک جو سولی پر لٹکائی گئی تھی لانے کی حامی بھر لی اور آپ ﷺ کی اجازت سے چل پڑے۔ دونوں صحابہ کرام رات کو چلتے اور دن کو چھپ جاتے تھے۔ وہ اس سولی تک پہنچ گئے جہاں حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش مبارک سولی پر لٹکائی ہوئی تھی اور چالیس محافظ تھے۔ اللہ کی شان جب یہ دونوں سولی کے قریب گئے تو تمام محافظ سو رہے تھے ان دونوں حضرات نے حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش مبارک کو سولی سے اتارا اور گھوڑا پر رکھا۔ روایات کے مطابق آپ کو شہید ہوئے چالیس دن گزر چکے تھے مگر ابھی تک جسم مبارک تر و تازہ تھا اور زخموں سے لہو ٹپک رہا تھا۔اور خون میں سے مشک کی سی خوشبو آ رہی تھی۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

سوال نمبر 2 صلح حدیبیہ کے بارے میں تفصیل سے تحریر کریں۔

جواب: 1- زیارت کعبہ کا قصد:

مسلمانوں کی بڑی خواہش تھی کہ وہ مکہ جا کر خانہ کعبہ کے طواف اور زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں، جس کے دیدار سے وہ سالہا سال سے محروم کر دیئے گئے تھے، اسی ارادہ سے آپ ﷺ چودہ سو مسلمانوں کو ساتھ لے کر مکہ کو روانہ ہوئے۔ لڑائی کی بالکل نیت نہ تھی، ممانعت تھی کہ تلواروں کے سوا کوئی ہتھیار نہ لیا جائے۔ تلواریں بھی نیام میں ہوں۔ قربانی کے اونٹ ساتھ تھے اور عرب کا بچہ بچہ جانتا تھا کہ جو سفر ایسی مقدس غرض سے کیا جائے، اس میں لڑنا کیا تلوار اٹھانا بھی جائز نہیں۔

جب آپ ﷺ مکہ کے قریب پہنچے تو ایک مخبر کو حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا، وہ خبر لایا کہ قریش ایک بڑی جمعیت ساتھ لے کر مسلمانوں کو روکنے کی غرض سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ راستہ کترا کر حدیبیہ کے مقام پر اتر پڑے اور ایک سفیر قریش کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ ہم صرف عمرہ ادا کرنے آئے ہیں، لڑنا مقصود نہیں اور بہتر یہ ہے کہ قریش تھوڑی مدت کے لیے ہم سے صلح کا معاہدہ کر لیں۔

2- قریش سے مذاکرات:

سفیر نے قریش کے سامنے جا کر یہ تقریر کی۔ عروہ بن مسعود ثقفی ایک نیک دل سردار نے قریش سے کہا، کیا تمہیں مجھ سے کوئی بدگمانی تو نہیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ تب اس نے کہا کہ مجھے اجازت دو کہ محمد ﷺ سے مل کر اس معاملہ کو طے کروں۔ لوگوں نے رضامندی ظاہر کی تو وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قریش کا پیغام سنایا۔ عروہ نے یہاں پہنچ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

کر مسلمانوں کے روحانی انقلاب کا جو تماشہ دیکھا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی بھرپور عقیدت کا جو حال اس کے دیکھنے میں آیا، اس نے اس کے دل پر بڑا اثر کیا، قریش سے جا کر کہا کہ میں نے قیصر اور کسریٰ اور نجاشی کے دربار دیکھے ہیں، عقیدت اور محبت کی یہ تصویر مجھ کو کہیں نظر نہیں آئی۔ محمد ﷺ بات کرتے ہیں تو ہر طرف سناٹا چھا جاتا ہے، کوئی نظر بھر کر ان کی طرف نہیں دیکھتا۔ وضو کرنے میں جو قطرے گرتے ہیں، عقیدت مند ان کو لے کر ہاتھوں اور چہرے پر ملتے ہیں۔

3- حضرت عثمانؓ بطور سفیر رسول ﷺ:

اس پر بھی بات ناتمام رہی۔ آپ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر مکہ بھیجا، وہ اپنے ایک عزیز کی حمایت میں مکہ گئے اور آنحضرت ﷺ کا پیغام سنایا، قریش نے ان کو قید کر لیا۔

4- بیعت رضوان:

مسلمانوں تک یہ خبر یوں پہنچی کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے۔ مسلمانوں میں بڑا جوش پیدا ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینا فرض ہے۔ یہ کہہ کر ببول کے ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور صحابہؓ سے بیعت لی۔ اسی کا نام "بیعت رضوان" ہے۔ یعنی "خدا کی خوشنودی کی بیعت" کیونکہ اس کے بارے میں خدا نے قرآن میں اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے۔

5- معاہدہ حدیبیہ:

بعد کو معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر صحیح نہ تھی لیکن مسلمانوں کے اس جوش وخروش اور صداقت کا یہ اثر ہوا کہ قریش ہمت ہار گئے۔ انہوں نے بھی اپنا سفیر آنحضرت

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

محمد ﷺ کے پاس بھیجا اور پہلی شرط یہ پیش کی کہ مسلمان اس سال واپس چلے جائیں اور اگلے سال آئیں اور تین دن رہ کر واپس جائیں۔ کچھ ردوبدل کے بعد لڑائی دس سال کے لیے موقوف ہوئی اور یہ شرطیں منظور ہوئیں کہ:

1- مسلمان اس سال واپس جائیں اور اگلے سال تین دن کے لیے آئیں۔

2- تلوار کے سوا کوئی ہتھیار ساتھ نہ ہو اور تلواریں بھی میان میں ہوں۔

3- جاتے وقت مکہ میں جو مسلمان رہ گئے ہیں، ان کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں۔

4- قریش میں سے کوئی مسلمان ہو کر مدینہ جائے تو واپس کر دیا جائے اور کوئی مسلمان مدینہ چھوڑ کر مکہ چلا آئے تو واپس نہ کیا جائے۔

5- عرب کے قبیلوں میں سے جو جس فریق کے ساتھ چاہے معاہدہ میں شریک ہو جائے۔

اس معاہدے کے بعد مسلمان مدینہ واپس چلے آئے۔

6- فتح مبین یا (اسلام کی جیت):

معاہدہ کی یہ شرطیں گو ظاہر میں سخت تھیں اور اسی لیے جوش میں بھرے ہوئے کچھ مسلمانوں کو ان کے ماننے میں تامل ہو رہا تھا، مگر خود خدا کے رسول ﷺ نے اس کو مان لیا تھا پھر کس کو انکار کی جرأت ہو سکتی تھی۔ چند ہی دنوں کے بعد یہ معلوم ہو گیا کہ یہ شرطیں اسلام کے حق میں بے حد فائدہ مند تھیں۔

اب تک مسلمان جس اصول کی خاطر قریش سے مقابلہ کر رہے تھے، وہ یہ تھا کہ اسلام کو اپنی اشاعت کی آزادی کا حق ملے اور قریش اس راہ کا روڑہ نہ بنیں۔ قریش کو اس کے ماننے سے اب تک انکار تھا۔ حدیبیہ کی صلح نے اس اصول کو منوا لیا

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

اور اسلام کو اپنی اشاعت کی آزادی کا حق مل گیا اور یہی اس کی جیت تھی۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ آیت اتاری۔

اِنَّا فَتَحنَا لَکَ فَتحًا مُبِینًا.

ہم نے تجھے کھلی ہوئی فتح عنایت کی۔

7- صلح حدیبیہ کے اثرات:

حدیبیہ کی صلح اسلام کی فتح کا نقارہ تھا۔ غرض تو یہ تھی کہ لڑائی بھڑائی دور ہو، دشمنی اور عداوت کا جذبہ ٹھنڈا ہو اور لوگوں کو اسلام کے روحانی انقلاب کے دیکھنے اور اسلام کی تعلیم سمجھنے کا موقع ملے۔ حدیبیہ کی صلح نے یہ موقع بہم پہنچایا۔ کافروں کو مسلمانوں سے ملنے جلنے، ان کی باتیں سننے اور ان پر غور کرنے کا موقع ملا، تو نتیجہ یہ ہوا کہ دو برس کے اندر اندر مسلمانوں کی تعداد دوگنی ہوگئی۔ خود مکہ کے ہر گھر میں اسلام پہنچ چکا تھا۔

قریش کے دو بڑے جرنیل خالد بن ولید اور عمرو بن العاص تھے۔ احد کے میدان میں صرف خالد کی جنگی مہارت نے مسلمانوں کی جیتی ہوئی لڑائی کا پانسہ پلٹ دیا تھا۔ حدیبیہ کی صلح ہو چکی تو وہ مکہ سے نکل کر مدینہ کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں عمرو بن عاص ملے، پوچھا کدھر کا قصد ہے؟ بولے کہ مسلمان ہونے جا رہا ہوں۔ عمرو نے کہا، میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ دونوں ایک ساتھ مدینہ پہنچے اور اسلام کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ آگے چل کر ان میں سے ایک (خالدؓ) وہ ہوئے جس نے سیف اللہ کا لقب پایا اور شام کا ملک قیصر سے چھین لیا اور دوسرے (عمروؓ) نے مصر کی سلطنت رومیوں سے لے کر اسلام کے قدموں میں ڈال دی۔

☆☆☆☆☆

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

سوال نمبر3 فتح مکہ پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

جواب: فتح مکہ رمضان 8 ہجری:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لائے ہوئے دین کا سب سے پہلا فرض یہ تھا کہ

وہ ابراہیمؑ کی بنائی ہوئی دنیا کی سب سے پہلی مسجد ''کعبہ'' جو اسلام کا قبلہ اور دین کا مرکز تھی، بتوں کی گندگی سے پاک کرے، اب تک جو کچھ ہوا۔ ظاہر میں وہ اس فرض سے الگ تھا، مگر حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ ہوتا رہا، اور جس کی خاطر خون کی ندیاں بہتی رہیں وہ سب اس لیے تھا، کیوں کہ مکہ پر قبضہ کیے اور کافروں کی ننگی تلواروں کو توڑے بغیر ان بتوں کو توڑ کر حرم کے صحن سے باہر نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اب جب کہ ان باطل بتوں کی حفاظت کے لیے جو تلواریں بلند تھیں، وہ جھک چکی تھیں، تو اب وقت آیا کہ کعبہ کو ان نجاستوں سے پاک کرنے میں دیر نہ کی جائے۔

حملہ کے اسباب:

1- حدیبیہ کی صلح کے سبب خود مسلمان اب مکہ پر حملہ نہیں کر سکتے تھے، مگر اللہ کی قدرت دیکھئے کہ اس کا موقع خود مکہ والوں نے پیدا کیا۔ حدیبیہ کی صلح کی رو سے کچھ قبیلوں نے مکہ والوں کا ساتھ دیا تھا، اور کچھ مسلمانوں کے ساتھ تھے، اُن میں خزاعہ کا قبیلہ مسلمانوں کے ساتھ تھا، اور ان کے دشمن بنو بکر قریش سے ملے ہوئے تھے۔ معاہدے کی رو سے قریش کے ساتھیوں میں سے کسی کا مسلمانوں کے کسی ساتھی قبیلہ پر حملہ کر دینا معاہدہ کو توڑ دینے کے مترادف تھا۔

2- خزاعہ اور بنو بکر میں زمانہ سے لڑائیاں چلی آ رہی تھیں۔ جب تک اسلام سے مقابلہ رہا، سب ملے رہے، اب جب حدیبیہ کی صلح نے مطمئن کر دیا تو بنو بکر سمجھے کہ اب دشمن سے بدلہ لینے کا وقت آ گیا، چنانچہ انہوں نے خزاعہ پر حملہ کر دیا۔ قریش کے بہت سے بہادروں نے راتوں کو صورتیں بدل بدل کر خزاعہ پر تلواریں چلائیں، خزاعہ نے حرم میں پناہ لی، مگر وہاں بھی ان کو پناہ نہ مل سکی۔ شرط کے مطابق مسلمانوں پر ان کی مدد فرض تھی۔ خزاعہ کے چالیس شتر سوار فریاد لے کر مدینہ آئے۔ آنحضرت ﷺ نے

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

واقعہ سنا تو آپ ﷺ کو بہت رنج ہوا۔آپ ﷺ نے قریش کے پاس قاصد بھیجا،اور تین شرطیں پیش کیں کہ ان میں سے وہ کوئی بھی منظور کرلیں۔

۱۔ خزاعہ کے جولوگ مارے گئے،ان کے خون کے بدلہ میں روپیہ ادا کریں۔

۲۔ بنوبکر کی حمایت سے وہ الگ ہو جائیں۔

۳۔ اعلان ہو جائے کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا۔

قریش کے سردار نے قریش کی طرف سے تیسری بات منظور کرلی،یعنی کہ یہ حدیبیہ کا معاہدہ اب باقی نہیں رہا۔لیکن قاصد کے چلے جانے کے بعد قریش بہت پچھتائے اور انہوں نے ابوسفیان کو اپنا سفیر بنا کر مدینہ بھیجا کہ حدیبیہ کے معاہدے کو پھر تازہ کرلے۔ابو سفیان نے مدینہ آکر پہلے بارگاہِ نبوت میں عرض کی،وہاں سے کوئی جواب نہ ملا تو حضرت ابوبکرؓ سے کہا،انہوں نے انکار کیا تو حضرت عمرؓ کے پاس آیا،انہوں نے کہا کہ یہ مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔پھر وہ حضرت علیؓ کے پاس گیا،انہوں نے فرمایا رسول ﷺ جو طے کر چکے ہیں،اس کے بارے میں ان کو کچھ اور مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔بہتر ہے کہ تم مسجد میں جا کر اعلان کر دو کہ میں حدیبیہ کی صلح کو پھر سے بحال کرتا ہوں،اس نے یہی کیا۔

ابوسفیان نے جا کر لوگوں سے یہ واقعہ بیان کیا،سب نے کہا،"نہ یہ صلح ہے کہ ہم اطمینان سے بیٹھیں اور نہ یہ جنگ ہے کہ لڑائی کا سامان کریں۔"

1- لشکر اسلام کی روانگی:

آنحضرت ﷺ نے مکہ کی تیاریاں شروع کر دیں،اور احتیاط کی کہ مکہ والوں کو پتہ نہ چلے۔۱۰ ہزار فوجیں مکہ کی طرف بڑھیں۔مکہ سے ایک منزل ادھر اتر کر رات کو پڑاؤ ڈالا،قریش کو خبر نہ تھی۔ابوسفیان اور قریش کے دو سردار پتہ لگانے کو نکلے۔کچھ دور نکلے تو دیکھا کہ باہر ایک فوج پڑی ہے۔آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کو جو مکہ سے نکل

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

کر پہلے ہی راستے میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش ہو چکے تھے، مکہ والوں کی حالت پر رحم آیا، اور یہ سوچ کر کہ اگر فوج کے مکہ میں داخلے سے پہلے مکہ والے خود آ کر معافی مانگ لیں تو ان کی مصیبت دور ہو جائے گی، وہ آنحضرت ﷺ کے خیمے سے نکلے، اور آپ ﷺ کی سواری پر بیٹھ کر مکہ کی راہ لی۔ ابھی کچھ ہی دور چلے تھے کہ ابوسفیان وغیرہ مل گئے۔ ان کو بتایا کہ اسلام کا لشکر مکہ کے پاس پہنچ گیا، اب قریش کی خیر نہیں۔ ابوسفیان نے مشورہ پوچھا۔ فرمایا تم میرے ساتھ چلے آؤ۔ وہ ساتھ ہو لیے۔ حضرت عباسؓ ان کو حضور ﷺ کی خدمت میں لے چلے۔ راہ میں حضرت عمرؓ نے دیکھ کر کہا، "کفر کا سردار اب ہمارے قبضے میں،" اور یہ کہہ کر جھپٹے، مگر حضرت عباسؓ ان کو لے کر جلدی سے نبی کریم ﷺ کے خیمے میں گھس گئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے ابوسفیان کو پناہ دی ہے۔ یہ کون ابوسفیان تھا؟ وہ ہی جس نے اسلام کے خلاف بدر کے بعد سے لے کر اب تک ساری لڑائیاں کھڑی کی تھیں۔ عرب کے قبیلوں کو ابھار ابھار کر بار بار مدینہ پر چڑھا کر لایا تھا، جس نے محمد ﷺ کے قتل کی سازشیں کی تھیں۔ اب وہ مسلمانوں کے پنجہ میں تھا اور اپنے ہر جرم کی سزا کا مستحق تھا، لیکن اسلام کا رحمت مجسم رسول ﷺ اس سب سے درگزر کر کے اس کو اسلام کی بشارت سناتا ہے اور اتنا ہی نہیں، بلکہ اس کے لئے یہ فخر کا خلعت عطا فرماتا ہے کہ اعلانِ عام کر دیا جاتا ہے، "آج جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے گا، اس سے کوئی باز پرس نہیں"۔ یہ رحمت اور عام ہوتی ہے، ارشاد ہوتا ہے کہ جو اپنا گھر بند کر لے گا اس کو بھی امن ہے۔

حضرت عباسؓ کو حکم ہوا کہ ابوسفیان کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر ذرا اسلامی لشکر کا سیلاب دکھاؤ۔ تھوڑی دیر بعد اسلام کی فوجیں جوش مارتی ہوئی آگے بڑھیں، مختلف قبیلے ہتھیاروں میں ڈوبے ہوئے تکبیر کے نعرے مارتے ہوئے بڑھ رہے تھے، ابوسفیان ہر دفعہ ڈر جاتا تھا۔ سب کے بعد انصار کا قبیلہ اس ساز و سامان سے آیا کہ پہاڑی گونج اٹھی۔ سعد

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

بن عبادہؓ کے ہاتھ میں انصار کا جھنڈا تھا۔ابوسفیانؓ نے حیرت سے پوچھا، یہ کون لشکر ہے؟ حضرت عباسؓ نے نام بتایا آخر میں خود رسالت ﷺ کا آفتاب نظر آیا، جس کے چاروں طرف جاں نثاروں کا ہالہ تھا۔حضرت زبیرؓ کے ہاتھوں میں اس کا جھنڈا تھا۔

2- مکہ میں داخلہ:

یہ پورا لشکر جب مکہ کے پاس پہنچا تو امن کی منادی ہوئی، اور اللہ کا گھر حرم جو تین سو ساٹھ بتوں کا مسکن تھا، اس گندگی سے پاک ہوا اور توحید کی اذان مسجد کے منارہ سے بلند ہوئی۔مکہ کے بڑے بڑے سردار جو حضور ﷺ کے دشمن، مسلمانوں کے قاتل اور اسلام کی راہ کے پتھر تھے، آج حرم کے صحن میں جمع تھے۔حضور ﷺ نے ایک نظر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا کہ،"اے مکہ کے سردارو! آج میں تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کروں گا۔" سب نے کہا کہ، آپ ﷺ جوانوں کے شریف بھائی اور بوڑھوں کے شریف بھتیجے ہیں۔ارشاد ہوا،" جاؤ تم پر کوئی ملامت نہیں تم سب آزاد ہو۔" یہ آواز اُن کی توقع کے خلاف تھی مگر یہ دل کی گہرائی سے اٹھی اور دل کی گہرائیوں میں اتر گئی۔ ہندہ ابو سفیان کی بیوی جس نے احد کے میدان میں حضرت حمزہؓ کے لاش کے ٹکڑے کیے تھے، نقاب اوڑھ کر سامنے آتی ہے اور حضور ﷺ کے معافی کے پیغام سے خوش ہو جاتی ہے، "اے اللہ کے رسول ﷺ! آج سے پہلے مجھے آپ ﷺ کے خیمہ سے زیادہ کسی خیمہ سے نفرت نہیں تھی مگر آج سے آپ کے خیمہ سے زیادہ کوئی خیمہ پیارا معلوم نہیں ہوتا۔"

3- حضور ﷺ کا خطاب:

آج کفر کی ساری قوتیں ٹوٹ گئیں، دشمنوں کے سارے منصوبے ناکام ہو گئے اور اسلام کی فتح کا جھنڈا مکہ کی چاردیواریوں پر بلند ہو گیا۔آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تاثیر میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی:

''ایک اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، اس کی خدائی میں کوئی دوسرا شریک نہیں ،اس نے اپنا وعدہ سچا کیا، اس نے اپنے بندہ کی مدد کی اور آخر اس نے کفر کے سارے جتھوں کو اکیلے توڑ دیا۔

ہاں! آج کفر کے سارے فخر اور غرور، خون کے سب پرانے کینے اور جاہلیت کے سارے بدلے اور سارے دعوے میرے پاؤں کے نیچے ہیں۔ صرف دو عہدے باقی رہ گئے ہیں، خانہ کعبہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت۔

اے قریش کے لوگو! خدا نے اب جاہلیت کے غرور، اور باپ دادوں پر فخر کو مٹا دیا۔ اب حضرت آدمؑ کی ساری نسل برابر ہے۔ تم سب ایک آدم کے بیٹے ہو، اور حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے بنے تھے۔ خدا فرماتا ہے:

''لوگو! میں نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور میں نے تم کو قبیلوں اور خاندانوں میں اس لئے بنایا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ تم میں خدا کے نزدیک سب سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔''

''آج سے اللہ نے شراب کی خرید و فروخت اور سود کے کاروبار کو حرام ٹھہرایا۔''

اس وقت کعبہ اور حرم کی حدود میں ہُبل، لات، مناۃ وغیرہ بڑے بڑے بت کھڑے تھے، آج ان کی جھوٹی خدائی کی مدت پوری ہوگئی۔ مسلمانوں کے ایک ہاتھ کے اشارہ میں وہ اب پتھر کے ڈھیر تھے اور ہر جگہ توحید کا نعرہ بلند تھا۔

☆☆☆☆☆

تمام کلاس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

سوال نمبر 4 غزوہ حنین کا احوال بیان کریں۔

جواب: 1- غزوہ حنین:

مکہ جو حجاز کا مرکز اور عرب کی مذہبی جگہ تھی، جب اس کی چھت پر اسلام کا جھنڈا بلند ہوا تو سارے عرب نے اس کو دین اسلام کی سچائی کا نشان مان لیا اور ہر طرف سے لوگ کفر کے پھندے سے نکل نکل کر اسلام کی امان میں آ رہے تھے، مگر مکہ کے قریب ہوازن اور ثقیف دو ایسے طاقتور قبیلے تھے جو کسی دوسرے قبیلہ کی ماتحتی گوارہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ ہوازن کے قبیلہ کے سرداروں نے اوروں کو بھی ابھارا اور حنین کے میدان میں اسلام کے خلاف ایک ملا جلا بہت بڑا لشکر اکٹھا کیا، مسلمانوں کی بارہ ہزار فوج جس میں بڑا حصہ قریش کے نومسلموں کا تھا، بڑے ساز و سامان سے اس کے مقابلے کو نکلی، ہوازن کے لوگ تیر چلانے میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے، اُن کے پہلے ہی حملے میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔

اگر چہ مسلمانوں پر اب تیروں کی بارش برس رہی تھی اور ان کی بارہ ہزار فوج مشکل میں تھی، مگر حضور ﷺ اپنی جگہ پر تھے، آپ ﷺ نے داہنی جانب دیکھا اور پکارا، ''اے انصار کے گروہ!'' آواز کے ساتھ جواب ملا کہ ہم حاضر ہیں، پھر آپ ﷺ نے بائیں جانب پکارا، اب بھی وہی آواز آئی، آپ ﷺ سواری سے اتر پڑے اور جوش کے لہجے میں فرمایا، ''میں ہوں خدا کا بندہ اور اس کا پیغمبر! میں بے شبہ پیغمبر ہوں اور عبدالمطلب کا فرزند ہوں۔'' حضرت عباسؓ نے مسلمانوں کو آواز دی، او انصار! ارے او لوگو جنھوں نے اسلام پر

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

جان دینے کی بیعت کی ہے، آگے بڑھو۔ ان اثر میں ڈوبی ہوئی آوازوں کا کانوں میں پڑنا تھا کہ اسلام کے جاں باز پلٹ پڑے اور اس جوش سے بڑھے کہ زرہیں اتار کر پھینک دیں اور گھوڑوں سے کود پڑے۔ اب میدان کا رنگ بدل گیا۔ کافروں کی فوج کائی کی طرح پھٹ گئی اور ان کے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی۔

کافروں کی فوج کا کچھ حصہ بھاگ کر طائف میں جمع ہوا۔ طائف میں ثقیف کا قبیلہ اپنے آپ کو قریش کے برابر کا جانتا تھا۔ ان کا قلعہ بھی بڑا مضبوط تھا اور قلعے میں لڑائی کا سارا سامان بھی تھا، انہوں نے قلعہ بند کر کے لڑائی شروع کی، مسلمانوں نے قلعہ پر بار بار حملے کیے، لیکن قلعہ فتح نہیں ہوا۔ مسلمانوں کو اس قلعہ کو یوں چھوڑ کر ہٹنا گوارہ نہ تھا، انہوں نے رسول ﷺ سے ایک دن کی مہلت چاہی، اجازت ملی تو دوسرے دن بڑے زور سے حملہ کیا مگر کامیابی اب بھی دور تھی۔ مسلمانوں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ ان کے حق میں بددعا کیجیے برکت والے لب ہلے تو یہ لفظ نکلے، ''اے اللہ! ثقیف کو ہدایت نصیب کر، اور ان کو اسلام کے آستانہ پر لا۔'' دعا کا یہ تیر نہ چوکا، دو سال گزرنے نہیں پائے تھے کہ ثقیف کے لوگوں نے خود مدینہ میں آ کر اسلام کا کلمہ پڑھا۔

AIOU STUDIO 9

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

سوال نمبر 5 غزوہ تبوک کے اسباب اور واقعات تحریر کریں۔

2- غزوۂ تبوک یا (تبوک کی لڑائی):

اس زمانے میں شام اور مصر کے ملک عیسائی رومیوں کے ہاتھوں میں تھے، جن کا پایہ تخت قسطنطنیہ تھا۔ شام کی حدیں حجاز سے ملی ہوئی تھیں۔ حجاز میں اسلام کی نئی قوت کا حال سن کر رومیوں میں کھلبلی مچ گئی۔ حجاز اور شام کی سرحد پر تبوک نام کا ایک مقام تھا۔ دم بدم مدینہ

STUDIO-9

AIOU STUDIO 9

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

میں یہ خبریں پھیلتی تھیں کہ غسانی مدینہ پر چڑھائی کی تیاری کر رہے ہیں۔ شام کے قبطی سوداگروں نے آ کر بیان کیا کہ رومیوں نے شام میں بڑی بھاری فوج جمع کر لی ہے جو ہر طرح کے سامان سے لیس ہے۔

آنحضرت ﷺ نے یہ خبر سن کر مسلمان غازیوں کو بھی تیاری کا حکم دیا۔ اتفاق یہ کہ یہ سخت گرمیوں کا زمانہ تھا، ملک میں قحط کے آثار بھی تھے۔ منافق جو دل سے مسلمان نہ تھے، ان کے لئے یہ بڑی آزمائش کا وقت آ گیا۔ وہ لڑائی سے جی چراتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی در پردہ روکتے تھے۔

مگر پرجوش مسلمانوں کے لئے ان کی ایمان کے تازگی کا نیا موقع ہاتھ آیا کہ اب عرب کے چند قبیلوں کا سامنا نہیں بلکہ دنیا کی ایک بڑی سلطنت کا مقابلہ ہے۔ دولت مند صحابیوں نے بھی بڑی بڑی رقمیں پیش کیں۔ چونکہ سفر دور کا تھا اور سواری کا انتظام تھوڑا تھا، اس لیے تو بعض معذور مسلمان رو رو کر عرض کرتے تھے کہ حضور ﷺ سفر کا سامان مہیا فرما دیں تو ساتھ چلنے کی سعادت ملے۔ یہ دیکھ کر حضرت عثمان نے فوج کے لیے تین سو اونٹ پیش کیے اور آنحضرت ﷺ نے ان کو دعا دی۔

آنحضرت ﷺ جب مدینے سے باہر جاتے تو کسی نہ کسی کو شہر کا حاکم بنا کر جاتے۔ ازواجِ مطہرات یعنی آپ ﷺ کی بیویاں اس دفعہ ساتھ نہیں جا رہی تھیں اس لیے کسی عزیز کا یہاں چھوڑ جانا مناسب تھا۔ اس لیے اس دفعہ یہ منصب حضرت علیؓ کو سپرد ہوا۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول ﷺ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ جاتے ہیں؟ ارشاد ہوا، ''کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تم کو مجھ سے وہ نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔'' آپ ﷺ کا یہ ارشاد حضرت علیؓ کے لیے وہ فخر ہے جو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

لشکر اسلام کی روانگی:

غرض آپ ﷺ تیس ہزار فوج کے ساتھ مدینے سے نکلے جس میں دس ہزار سوار تھے۔ تبوک پہنچ کر معلوم ہوا کہ رومیوں کے حملے کی خبر صحیح نہ تھی، مگر اتنا صحیح تھا کہ اسلام کی نئی قوت کے مقابلے کے لئے غسانی رئیس دوڑ دھوپ کر رہے تھے، آنحضرت ﷺ نے تبوک میں بیس دن قیام کیا۔ اس قیام کا اثر یہ ہوا کہ تیس ہزار مسلمانوں کی یہ پاکیزہ جماعت جو ظاہر میں سپاہی اور حقیقت میں عاشق الٰہی تھی، آس پاس کے شہروں پر اپنا اثر ڈالے بغیر نہ رہی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کوئی غیر مسلم قوم مسلمانوں کی حکومت میں آتی ہے۔ ایلہ خلیج عقبہ کے پاس عربوں کی ایک چھوٹی سی ریاست تھی۔ اس کے رئیس یوحنا نے خدمت نبوی ﷺ میں آکر جزیہ دے کر مسلمانوں کی حفاظت میں رہنا منظور کیا۔ جربا اور اذرح کے عیسائی حاکم نے بھی جزیہ دے کر مسلمانوں سے صلح کر لی۔

تبوک کا سفر اس حیثیت سے کہ یہ عرب کے باہر کی دو سب سے بڑی طاقتوں میں سے ایک سے سر ٹکرانے کی سب سے پہلی کوشش تھی، بہت اہم تھا۔ اس لیے آنحضرت ﷺ کی بخیر و عافیت واپسی پر مسلمانوں نے بڑی خوشی منائی۔ مدینہ کے لوگ شوق کے عالم میں رسول اللہ ﷺ کو لینے کے لئے شہر سے باہر نکلے، عورتیں بھی گھروں سے باہر نکلیں اور لڑکیوں نے خیر مقدم کا یہ گیت گایا۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا	ہم پر چاند نکلا
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ	وداع کی گھاٹیوں سے
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا	خدا کا شکر اس وقت تک ہم پر فرض ہے
مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ	جب تک دنیا میں خدا کا کوئی پکارنے والا باقی ہے۔

☆☆☆☆☆

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔